

کیوں انسان ایمان نہیں لاتے؟

نمبر: 3463

ایک واعظ

شائع ہوا: جمعرات، 17 جون، 1915

واعظ: سی۔ ایچ۔ اسپرژن

جگہ: میٹروپولیٹن عبادت گاہ، نیوئنگٹن

وقت: خداوند کے دن کی شام، 11 اکتوبر، 1868

”تم کیسے ایمان لا سکتے ہو، جب کہ تم ایک دوسرے سے عزت حاصل کرتے ہو؟“
(یوحنا 46:5)

خداوند یسوع کے دور میں فریسی بڑی شان و شوکت والے القابات کے دلدادہ تھے۔ انہوں نے اپنے لیے اعزاز کے خط و سند تیار کیے تھے، جیسے آج کل کے دینی ڈاکٹروں کے رُتبے ہوتے ہیں، اور انہوں نے اُن پر بہت فخر کیا۔ کوئی ”زب“، کوئی ”زبی“، اور کوئی ”زبینی“ کہلاتا تھا۔ یہ سب مختلف درجاتِ احترام تھے۔ ایسے درجات جو اُس عزت کو ظاہر کرتے تھے جو انہیں ملنی چاہیے، اور اُن علمی مدارج کو جو انہوں نے حاصل کیے تھے۔

اصل میں، وہ کسی اُستاد کی بات سننے کو تیار نہ ہوتے جب تک وہ ”زب“ یا ”زبی“ یا ”زبینی“ کا لقب نہ رکھتا۔ اُس میں خود پسندی کی عظمت کا کوئی عکس ہونا لازم تھا۔ اُسے خود اپنی گواہی دینا ضروری تھا، اور وہ بھی کثرت سے، ورنہ فقہوں اور فریسیوں کی جماعت اُس سے منہ موڑ لیتی۔

مگر خداوند ہمارا یسوع کسی انسان کی سند کا طالب نہ تھا۔ اُس نے کھڑے ہو کر نہایت سادگی سے، مگر بڑی صداقت سے کلام کیا۔ اُس نے اُن پرانے رُتبوں کی طرح دور دراز مصنفین کے اقوال کو نقل نہ کیا، نہ اُن پر تبصرے چڑھائے۔ اُس نے وہ اختیار جو اُسے خدا سے ملا تھا، استعمال کیا، اور بار بار فرمایا، ”درحقیقت، یہ یوں ہے“، اور ”میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ یہ بات یوں ہے۔“

پس جب وہ جلیل القدر فقہ اور فریسی اُسے رد کرتے اور اُس کی باتوں کو نہ مانتے، تو اُس نے انہیں یوں جواب دیا، ”یہ پرگز تعجب کی بات نہیں کہ تم ایمان نہ لاؤ۔ تم لوگ باہم تعارف اور عظیم القابات کے اتنے عادی ہو گئے ہو کہ جو کوئی سچائی اپنے ”لبوں پر رکھے اور وہی اپنے دل میں بھی رکھے، اُس کی بات تم سننے کے قابل نہیں۔“

شاید اس سے زیادہ واضح کچھ نہ ہو سکتا کہ فریسیوں اور فقہوں کی جو حالت تھی، وہ نہایت خطرناک تھی۔ وہ تعصب میں گرفتار تھے۔ انہوں نے یہ گمان کر رکھا تھا کہ معرفت کی کنجی انہی کے ہاتھ میں ہے۔ وہ اپنے خیال میں پہلے ہی بہت کچھ جان چکے تھے، اس لیے مزید سیکھنے کے لیے تیار نہ تھے۔ پس جب محصول لینے والے اور کسبیاں مسیح کی سنتیں اور خوشی سے اُس پر ایمان لائیں، تو اُن فریسیوں میں سے، جو ہمہ وقت جھگڑا کرتے اور اعتراضات اٹھاتے رہتے تھے، کتنے ہی ایسے تھے جو کبھی برکت پا نہ سکے۔

یہ واقعہ اُس عام اصول کی تمثیل ہے، جس پر میں آج شب گفتگو کرنا چاہتا ہوں۔ اخلاقی کردار ایمان پر گہرا اثر ڈالتا ہے۔ یہ لوگ، جو غرور، بڑائی، اور القابات سے محبت رکھتے تھے، اسی وجہ سے مسیح پر ایمان نہ لا سکے۔ اور بھی کئی ایسی خامیاں ہیں، جو عام ہیں، مگر ایمان کی راہ میں رکاوٹ بنتی ہیں، اور انسان کو ہمارے مبارک خداوند کے شاگرد بننے سے روکتی ہیں۔

ان ہی میں سے چند کا ذکر میں آج شب کرنا چاہتا ہوں۔ اور جب میں اس پر بات مکمل کر لوں گا، تو اُن اشخاص سے چند الفاظ کہنا چاہوں گا جو مسیح پر ایمان نہیں لا سکتے، کیونکہ اُن کے دلوں میں کچھ ایسی چیز ہے جو خدا کے برگزیدہ لوگوں کے ایمان تک اُن کی رسائی کو روکتی ہے۔

پس اول یہ بات بالکل ظاہر ہے کہ

I

یہ ضروری نہیں کہ چونکہ کوئی سچائی بالکل صاف ہے، اس لیے ہر انسان اُسے دیکھ پاتا ہے۔ :

کچھ آدمی ایسی حالتِ ذہن میں گرفتار ہیں، ایسی اندھیری کیفیت میں مبتلا، کہ خواہ حق سچائی کو اور بھی زیادہ روشن کر دیا جائے، تب بھی یہ سب سے کم توقع کی جانے والی بات ہوگی کہ وہ اُسے قبول کریں۔ فرض کرو کہ مکمل پرہیزگاری ایک غیرمتنازع سچائی پر مبنی ہے، اور اُس پر ایک لحظہ کے لیے بھی اعتراض نہیں کیا جا سکتا۔ (Teetotalism)

کوئی دیانتدار بھائی کوشش کرتا ہے کہ کسی شخص کو قائل کرے۔ وہ اُس پر زبردست دلائل کی بارش کرتا ہے—اُسے حیران کن حقائق دکھاتا ہے، اور اُن حیرت انگیز "اعداد و شمار" کا سہارا لیتا ہے، جنہیں جتنا زیادہ ہم دیکھتے ہیں، اتنا ہی کم اُن پر یقین آتا ہے۔ مگر ان سب دلائل اور شہادتوں کے باوجود، وہ شخص ذرہ برابر بھی متاثر نہیں ہوتا۔

تم تعجب کرتے ہو، مگر کوئی تمہارے کان میں کہتا ہے، "وہ شراب خانہ چلاتا ہے"، اور اب تمہیں کوئی تعجب نہیں رہتا۔ یہ بالکل بعید از قیاس ہوگا کہ وہ شخص مکمل پرہیزگاری کی افادیت کو تسلیم کرے، جب کہ وہ خود اپنی روزی اُس مضر شے کی فروخت سے کماتا ہے۔ مگر لو، اسی نوع کا ایک دوسرا واقعہ سنو۔

ایک نوجوان شخص ایک ہشپ سے مکالمہ کر رہا تھا، اور وہ اُس بزرگ کو یہ دکھانے کی کوشش کر رہا تھا کہ انگلستانی کلیسیا میں موجود موجودہ اسقفی نظام کتاب مقدس کے مطابق نہیں۔ اُس بزرگ نے مسکرا دیا، اور جب اُس سے وجہ پوچھی گئی، تو اُس نے کہا، "میں اس نوجوان کی جرأت پر حیران ہوں کہ وہ یہ سمجھتا ہے کہ وہ مجھے سالانہ تین ہزار پاؤنڈ کی تنخواہ سے قائل "کر کے باز رکھ سکے گا۔"

اور درحقیقت، یہ بہت کم امکان رکھتا تھا کہ وہ شخص، اگر اسقفیتِ باطل ہو بھی، تو اُس سے رجوع کرے، اُسی طرح جیسے شراب فروش کا پرہیزگاری کے اصولوں پر ایمان لانا دشوار تھا۔ دونوں واقعات میں آدمیوں کی حالت ایسی ہے جو انہیں سچائی کے اثر سے تقریباً محفوظ بنا دیتی ہے۔ یہی دو مثالیں تمہارے ذہن کی آنکھوں کے سامنے وہ نکتہ لاتی ہیں۔

اب سنو، کچھ ایسے آدمی ہیں جو یسوع پر ایمان نہیں لاتے۔ اُن کے والدین خُدا ترس تھے۔ انہوں نے اُن لوگوں کی زندگی دیکھی جو ایمان لائے، اور شاید انہوں نے کبھی اپنے بچپن کی یادوں کو پوری طرح فراموش نہیں کیا، لیکن اس سب کے باوجود وہ قریب قریب دہریے ہو چکے ہیں، اور اگر خُدا کے دستِ قدرت میں ایک باریک سا دھاگا انہیں تھامے نہ ہوتا، تو وہ مکمل طور پر بے ایمان ہو چکے ہوتے۔

اب سوال پیدا ہوتا ہے—یہ لوگ مومن کیوں نہیں؟ اتنے نیک اثرات کے باوجود، وہ یسوع مسیح پر واضح ایمان کیوں نہیں رکھتے؟ اُس کا جواب اُس سچائی کی روشنی میں مل سکتا ہے جو میں نے تمہارے سامنے رکھی ہے۔ ممکن ہے اُن کی شخصیت میں کچھ ایسی بات ہو، جو انہیں ایمان لانے سے روک دیتی ہے—بلکہ یوں کہو کہ یہ تو خود انجیلِ مسیح کی صداقت کی دلیل ہے کہ وہ ایسے اشخاص کو ایمان لانے کے قابل نہیں چھوڑتی، کیونکہ اگر وہ اپنی موجودہ حالت میں انجیل کو قبول کر لیتے، تو یہ ظاہر ہوتا کہ وہ انجیل خُدا کی قدرت سے خالی ہے۔

پس میں چند ایسی باتوں کا ذکر کرنا چاہتا ہوں جو آدمیوں کو ایمان لانے سے مؤثر طور پر روکتی ہیں۔ اُن میں سے ایک ہے—اپنی راستبازی کا مغرورانہ گمان۔

یہ نہایت عام بات ہے! انسان یہ سمجھتا ہے کہ وہ دوسروں کی مانند نہیں، اور اگرچہ وہ زبان سے یہ نہیں کہتا، مگر اپنے دل میں وہ اپنے آپ پر فخر کرتا ہے۔ اگرچہ وہ اتنا "عاجز" ہے کہ یہ بات ظاہر نہ کرے، مگر اپنے دل کے نہاں خانہ میں اُسے یقین ہوتا ہے کہ اُس سے زیادہ قابلِ عزت کوئی نہیں۔

وہ نہایت ایمانداری سے زندگی گزارتا آیا ہے، اور اپنی اولاد کو بھی دیانت داری کے اصولوں پر پرورش دی ہے۔ وہ ایک نیک خُو انسان ہے، محتاجوں پر سخاوت کرنے والا۔ اگر اُس میں کچھ خامیاں ہوں بھی، تو بھلا کس میں نہیں ہوتیں؟ وہ اپنے خیال میں اگر دنیا کے افضل لوگوں کا انتخاب کیا جائے، تو کم از کم وہ اُن میں سے ایک ضرور ٹھہرے گا۔

اب تم یہ کیسے توقع رکھ سکتے ہو کہ ایسا آدمی انجیل پر ایمان لائے؟ کیونکہ وہ انجیل اُسے بتاتی ہے کہ وہ گرا ہوا ہے، کہ اُس کے گناہ اتنے ہیں کہ خُدا نے اُسے ابدی ہلاکت کے لیے مجرم ٹھہرایا ہے، کہ اُسے اُس سزا سے بچنا ہے، ورنہ وہ ہمیشہ کے لیے عذاب میں گر جائے گا۔ اُس کے لیے نجات فقط خالص فضل کی بنیاد پر ہے، بغیر کسی استحقاق کے۔

اور انجیل اُس کے تمام "استحقاق" کو جھٹلا دیتی ہے۔ وہ اُس کے اُن باریک بُنے ہوئے کپڑوں کو چاک کر دیتی ہے جن پر وہ فخر کرتا ہے، اور اُسے خُدا کی عدالت کے سامنے ننگا کھڑا کرتی ہے—اور یہ بات وہ انسان ہرگز پسند نہیں کرتا۔ وہ کہتا ہے، "نہیں، میرے ساتھ ایسا سلوک نہیں ہو سکتا۔ انجیل میرے بارے میں ایسی بُری رائے رکھتی ہے کہ میں تو اپنی قسمت آزمانا پسند کروں گا—میں انجیل پر ایمان نہ سہی، مگر اب بھی امید رکھتا ہوں کہ اپنی فطری نیکی سے نجات پا جاؤں گا۔"

اے عزیز سننے والے، اگر تیرا حال بھی ایسا ہے، تو میں تجھے یہ صلاح نہ دوں گا کہ تُو یہ خطرہ مول لے، کیونکہ اگر تُو خود کو غور سے دیکھے تو تجھے بہت سی کوتاہیاں نظر آئیں گی۔ اور سب سے بڑی یہ کہ تُو نے اُس خدا سے محبت نہیں رکھی جس نے تجھے پیدا کیا، اور نہ اُسے خدمت کے لائق جانا۔ وہ تجھے زندگی بخشتا رہا، مگر تُو نے اُسے کبھی تعظیم نہ دی۔ اگر اُس کی مرضی نہ ہوتی، تو تُو کب کا اُن مٹی میں جا سوتا جو قبروں میں ہے، یا اُن ہلاک شدگان کے ساتھ ہوتا جو گڑھے میں چبختے ہیں، اور پھر بھی اُس کے صبر و کرم کے باوجود تُو نے اُسے نہ سراہا، بلکہ بے فضل ہو کر دُنیا میں آوارہ پھرا، اور اپنے خالق کو ایسا فراموش کیا جیسے وہ چوپائے جو مرتے ہیں اور خاک ہو جاتے ہیں۔

میں تم سے التماس کرتا ہوں کہ تُو اپنے آپ کو خدا کی شریعت کے نور میں دیکھ، اُس روحانی شریعت کے آئینہ میں جو تیرے خیالات کا فیصلہ کرتی ہے، جو تیری پوشیدہ تمنائوں کو آشکار کرتی ہے۔ اگرچہ تیری بیرونی زندگی پاکیزہ ہو، پھر بھی کیا تُو اُس کسوٹی پر پورا اُتر سکتا ہے؟

تُو خود جانتا ہے کہ تُو نہیں اُتر سکتا۔
پس اپنے آپ کو دولتمند اور مال و دولت سے معمور نہ سمجھ، کیونکہ تُو خدا کے حضور میں مفلس ہے، نادار ہے، ننگا اور محتاج ہے۔

!آہ! کاش تُو اس حقیقت کو محسوس کرے
تب تُو یسوع کے پاس آتا اور اُس پر بھروسا رکھتا، لیکن افسوس! تیری خود ساختہ راستبازی ہی وہ بندھن ہے جو تجھے مسیح سے دور رکھتی ہے۔

تم کیسے ایمان لا سکتے ہو جب تک اپنی بڑائی کرتے ہو اور اپنے آپ کو خوشامد سے بہکاتے ہو؟
تجھے پست کیا جانا چاہیے، تجھے خاک میں ملا دیا جانا چاہیے، وگرنہ مسیح پر ایمان کبھی تیرے دل میں جگہ نہ پائے گا۔

اب ایک دوسرا نکتہ ایسے لوگوں کے لیے ہے جن کے دلوں سے میں اور بھی قریب آنا چاہتا ہوں۔
بعض آدمی کبھی یسوع پر ایمان نہیں لا سکتے کیونکہ اُن کا دین ہی ابتدا سے غلط فہمی پر مبنی ہے۔ اگر اُن سے پوچھا جائے کہ اُن کا مذہب کیا ہے، اور اگر وہ بالکل صاف گوئی سے بات کریں، تو وہ کہیں گے کہ انہیں خوش آہنگ موسیقی پسند ہے، شاندار فن تعمیر بھاتا ہے، پھولوں کی آرائش اچھی لگتی ہے، قیمتی لباسوں کا اہتمام اچھا معلوم ہوتا ہے، اور بعض تو مذہب پر رکھے ہوئے بتوں سے بھی خوش ہوتے ہیں۔ اور نہ جانے اور کتنی "دیندار" اور "قابلِ تعریف" چیزیں انہیں پسند ہیں۔

وہ دین کو محض اپنی نفسانی خواہشات کی تسکین سمجھتے ہیں، آنکھوں کی لذت، حواس کی خوشی۔
اگر وہ کسی جگہ بیٹھ جائیں جہاں ایک شعلہ فشاں آرگن سے نغمہ ریزی ہو رہی ہو اور وہ اُس سے محظوظ ہو جائیں، تو وہ اُسے پرستش کہہ دیتے ہیں۔

!"درست ہے، ایسی ہی موسیقی تھیٹر یا اوپیرا میں بھی سنائی دیتی ہے، مگر وہاں یہ گناہ ہے، اور یہاں "عبادت

میں اس امتیاز کو سمجھنے سے قاصر ہوں۔ مجھے کوئی فرق نظر نہیں آتا۔
کانوں اور آنکھوں کو خوشی دینا عبادت نہیں ہو سکتا۔

عبادت تو یہ ہے کہ دل خدا کے نزدیک آئے
یہ جاننا کہ خدا رُوح ہے، اور جو اُسے پرستش کرتے ہیں، وہ رُوح اور سچائی میں اُس کی پرستش کریں۔
یہ جاننا کہ شکستہ دل ہی بہترین قربانی ہے، اور وہ آنسو جو رُخسار پر خاموشی سے بہہ نکلتے ہیں، وہی اُس آسمانی باپ کی حضوری میں مقبول ہیں۔

عبادت یہ ہے کہ عاجزی سے آ کر اپنے گناہوں کا اقرار کریں
، خاکساری اور اعتماد سے خدا کے اُس بڑے پر ایمان لائیں
، نہ کہ محض لبوں کی سرودخوانی، گھٹتوں کا جھکانا، یا کسی رسمی عبادت میں شامل ہونا
—بلکہ باطنی انسان کا اُس پوشیدہ خدا کے حضور سجدہ کرنا
ہماری اصل فطرت کا اُس زندہ خدا سے ربط پانا جو دُعا کو سنتا ہے۔

اب تُو ایسے آدمی سے جو دین کو ایک نمائش سمجھتا ہے، کیسے توقع رکھ سکتا ہے کہ وہ مسیح کی سادہ تعلیم کو قبول کرے گا؟

وہ کیسے ایمان لا سکتا ہے جب وہ ان سچے سنورے دھوکوں سے بہکایا گیا ہے؟
وہ یسوع پر کیسے ایمان لائے گا جب اُس کا دل ان ظاہری باتوں، ان فریبی خوشبوؤں اور نغموں میں محو ہے—جو خداوندِ آسمان کے حضور مقبول نہیں ہو سکتیں؟
نجات کی حقیقت ان سب سے بڑھ کر اور کہیں زیادہ گہری بات ہے۔

اگرچہ یہاں بہت کم ایسے ہوں گے جو اس رُمرے میں آتے ہوں
لیکن ایک اور جماعت ایسی ہے جس میں اکثر شامل ہوں گے۔
—بہت سے یسوع پر ایمان نہیں لا سکتے
—اور اب میں چاہتا ہوں کہ وہ خود غور کریں
کیونکہ اُن کی زندگی میں ایک ایسا گناہ ہے جسے وہ چھوڑ نہیں سکتے۔

یہی اُن کے اکثر شکوک کا اصل ہے۔
اگر وہ گناہ نہ کرتے تو انہیں کوئی شک نہ ہوتا۔
اگر وہ اپنے گناہوں کے ساتھ ایمان لا سکتے، تو کب کے ایمان لا چکے ہوتے
لیکن وہ سنگت، وہ صحبت، جو اُن کے دل کو پاکیزہ کرنے کے بجائے آلودہ کرتی ہے
اُسے چھوڑنا اُن کے لیے ممکن نہیں۔
—وہ تفریحات جو محض راحت نہیں، بلکہ دراصل رُوحانی بدکاری ہیں
جو اُن کی فکر کو گمراہ کرتی ہیں اور سچائی سے دُور لے جاتی ہیں۔

آہ! کتنی ہی ایسی باتیں ہیں اس عظیم شہر لندن میں، جن کا ہمیں کچھ علم نہیں
اور جنہیں نہ جاننا ہی بہتر ہے
کیونکہ وہی دراصل اُن شکوک اور الحاد کا سرچشمہ ہیں جو اس معاشرے کی سطح پر نظر آتے ہیں۔

کتنا عجیب منظر ہوتا اگر ہم اُن لوگوں کے پیچھے جا کر دیکھتے جو کہتے ہیں
"ہم کو اس بات میں شک ہے"
"ہم اُس بات پر ایمان نہیں رکھتے۔"

ہاں، جب تُو انہیں شراب نوشی میں مشغول دیکھتا ہے تو تجھے اس بات پر تعجب نہیں ہونا چاہیے کہ وہ ایک ہوشیار اور پاک
انجیل پر شک کرتے ہیں—بلکہ افسوس ہوتا اگر وہ اُس پر ایمان لاتے۔
جب تُو انہیں دھوکہ دیتے دیکھتا ہے، تو کیا تعجب ہے کہ وہ ایک راستباز انجیل پر شک کرتے ہیں؟—کاش وہ اُس پر ایمان نہ
لاتے۔
جب تُو انہیں لعنت ملامت کرتے سنتا ہے، تو کچھ عجیب نہیں کہ وہ ایک مقدس انجیل پر شک کرتے ہیں؛
کیونکہ اگر وہ اپنے باطن کی سچائی کو قائم رکھنا چاہیں، عقل کی بات کو چھوڑ کر محض دکھاوے کی خاطر بھی، تو انہیں
لازمًا شک کرنا ہوگا۔

اس ظاہر شدہ شک میں ایک قسم کی دیانت ہے جو مجھے پسند آتی ہے
کیونکہ اُس آدمی سے بہتر ہے جو اپنے اعمال کی ضد میں ایمان رکھنے کا دعویٰ کرے
—وہ شخص جو ایسے عقائد پر ایمان ظاہر کرے جنہیں اپنی زندگی سے جھٹلاتا ہو
ایسا مُناقض جو لعنت کے لائق ہے۔

لیکن موضوع کی طرف واپس آئیں
یہی وہ مخفی چشمہ ہے جہاں سے بہت سے دلوں میں یسوع پر ایمان نہ لانے کی جڑ پھوٹتی ہے۔
یہ اس لیے ہے کہ انہیں محسوس ہوتا ہے کہ اُس کی خدمت بہت سخت ہے
اور یہ خدمت بہت سی قربانی مانگتی ہے، بہت زیادہ خودی کا انکار
—اور دنیا سے بالکل علیحدگی
اور اسی سبب سے وہ اُس پر ایمان نہیں لا سکتے۔

تاہم، یسوع ہم سے کبھی وہ چیز چھوڑنے کو نہیں کہتا جو ہمارے لیے حقیقی بھلائی رکھتی ہو۔
یسوع، مَیں کہتا ہوں، ہم سے کوئی ایسی خوشی نہیں لیتا جو واقعی خوشی ہو
کوئی ایسا لطف نہیں چھینتا جو دل کو رفعت بخشتا ہو یا انسان کو سچی برکت دیتا ہو۔
—ہاں، وہ زہر آلود پیالہ ضرور چھین لیتا ہے
کون شخص جو تُو سے محبت رکھتا ہو تجھے وہ پینے دیتا؟
ہاں، وہ گناہ کا وہ خنجر تجھ سے لے لیتا ہے
وہ زہریلا سانپ جو تیرے سینے میں بس کر صرف تیری ہلاکت کا منتظر ہے۔
کون تجھ سے محبت رکھنے والا شخص چاہے گا کہ تُو اُن مہلک چیزوں کے ساتھ جیتا رہے؟

یسوع مسیح ہم سے فقط وہ قربانی مانگتا ہے جو ہمارے ابدی نفع کا باعث ہے۔
 آہ! اے مردو زن، یاد رکھو
 —تمہارے گناہ تمہیں مرنے کے وقت کچھ نہ دیں گے
 !اور مجھے اُمید ہے کہ تمہارا ارادہ مرنے کا ضرور ہے
 کیا تمہیں یہ گمان ہے کہ تم ہمیشہ جیو گے؟

!پھر وہ آخری گھونٹ جو تم نے اپنے جامِ مسرت سے پیا، کتنا کڑوا محسوس ہوگا
 ،پھر یہ دنیا کی رنگین ہنسی
 یہ فانی خوشی، کیسی حماقت لگے گی جب زندگی کا پردہ ہٹنے لگے گا
 —اور تُو موت کے دریا کے پار جھانکے گا
 اُس ابدیت کی طرف جو تاریک ہے، جہاں اُمید کا کوئی ستارہ چمکتا نہیں۔

تُو جانتا ہے کہ تُو جانوروں کی مانند نیست نہیں ہوگا۔
 ،تُو جانتا ہے، کیونکہ خُدا نے تیرے اندر ایک کانپتا ہوا ضمیر رکھا ہے
 کہ تُو ایک ایسے سفر پر روانہ ہوگا جو کبھی ختم نہ ہوگا۔

اے لوگو! کیوں تم محض چند لمحوں کی خوشی کے لیے اپنی کشتیاں غرق کرتے ہو؟
 کیوں تم سستے مزے کے بدلے اپنی جان کی ابدی بھلائی کا سودا کرتے ہو؟

پھر کچھ ایسے بھی ہیں جو یسوع مسیح پر ایمان نہ لا سکتے کیونکہ وہ دولت سے محبت رکھتے ہیں۔
 وہ یسوع پر کیسے ایمان لا سکتے ہیں جب اُن کی تمام زندگی صرف مال اکٹھا کرنے میں صرف ہوتی ہے؟
 —مامون— "روحوں میں سب سے پست"، جیسا کہ ملٹن نے کہا
 وہی لندن کا معبود ہے۔

کیا مامون بکثرت حکمرانی نہیں کرتا؟
 کیا لوگ اُس کے آگے جھک کر دعائیں نہیں مانگتے؟
 !سلام، اے سہ بارہ جلالی مامون"
 ہماری جیبیں بھر دے، اور ہمیں توفیق دے کہ ہم جھوٹے کاروبار قائم کریں
 "اور عوام کو فریب دیں
 کیا یہ دعائیں روزانہ ادا نہیں ہوتیں؟

ہاں، اور اُن لوگوں میں بھی جو باقاعدہ تجارت کرتے ہیں
 —کتنے ہیں جو اپنی ساری زندگی صرف اپنے لیے جمع کرنے میں صرف کرتے ہیں
 ،نہ مسیح کی کلیسیا کا خیال، نہ محتاجوں کی پرواہ
 بس خود، خود، اور خود۔

:اب جب مسیح آ کر فرماتا ہے
 ،اپنے لیے زمین پر خزانے جمع نہ کرو، جہاں کیڑا اور زنگ خراب کرتا ہے"
 اور جہاں چور نقب لگاتے اور چوری کرتے ہیں؛
 ،بلکہ اپنے لیے آسمان پر خزانے جمع کرو، جہاں نہ کیڑا اور نہ زنگ خراب کرتا ہے
 —"اور نہ چور نقب لگاتے اور چوری کرتے ہیں
 تو تُو تعجب نہیں کرتا کہ وہ اِس کو پسند نہیں کرتے۔

،نہیں"، وہ کہتے ہیں"
 "یہ تو سوشل اکنامکس کے خلاف ہے۔"
 ،"جب وہ سُنتے ہیں کہ "یہ دنیا اور اُس کی خواہشیں جاتی رہیں گی
 ،اور اُنہیں تاکید ہوتی ہے کہ کسی اور بہتر میراث کی تلاش کریں
 —ایسی جو ابد تک قائم رہے
 تو وہ اُس کو قبول نہیں کرتے۔

اُن کے لیے یہی دنیا کافی ہے، اور وہ مسیح سے رُخ موڑ لیتے ہیں۔
 وہ کیسے ایمان لا سکتے ہیں جب اُن کی زندگی کا مقصد ہی دولت کمانا ہو؟

،اور کچھ ایسے بھی ہیں جو کبھی ایمان نہ لا سکتے کیونکہ وہ بہت بزدل ہیں
اتنے بزدل کہ اُن کے لیے کسی ایسی بات پر ایمان لانا مشکل ہو جاتا ہے
جس میں ذرہ برابر بھی مخالفت ہو۔

ہاں، کئی مرد و عورتیں اس پست خیال سے متاثر ہو چکی ہیں
،اگر میں واقعی یسوع پر ایمان لاؤں تو لوگ میرا مذاق اڑائیں گے"
مجھے طعن و تشنیع کا سامنا کرنا پڑے گا۔
میں اپنے پرانے ساتھیوں کا سامنا کیسے کروں گا؟
وہ میرے بارے میں کیا کہیں گے اگر سنیں کہ میں مقدس بن گیا ہوں؟
میں کاروباری جگہ پر لوگوں کی طنزیہ نگاہوں کو کیسے برداشت کروں؟
"میں اُس لمبی ورکشاپ سے گزرنے کی ہمت کیسے پاؤں گا جہاں ہر بچہ پر تیز زبانیں میرا انتظار کریں گی؟

،میں"، وہ نوجوان عورت کہتی ہے"
"کتابوں کی جلد سازی کے کمرے میں کیسے ظاہر کروں کہ میں ہیٹسمہ لے چکی ہوں؟"

اور تمہارے بالا طبقوں میں بھی یہی حال ہے۔
—کیسا عجیب ہے کہ انسان ایک دوسرے سے ڈرتے ہیں
—فانی کیڑوں سے، گناہگار انسانوں سے جو خود اُن ہی کی مانند ہیں
!جنہیں زمین و آسمان کے ہولناک منصف کی حضوری میں مرجھا جانا ہے

،آہ! کیا انسانوں کو انسانوں کا اتنا خوف ہو
اور خُدا کا خوف اُن کے دل میں نہ ہو؟
،کہ وہ خُدا کے دشمن بننے پر راضی ہوں
،اور اُس کی رضا کھو دیں
مگر مست و بے خود لوگوں یا سراسر احمقوں کی رضا اُن کے نزدیک
!خُدا کی رضا سے زیادہ قیمتی ہو

!اے مردو
،میرا دل گھبرا جاتا ہے جب میں اِس مضمون پر تم سے ہمکلام ہوتا ہوں
کیونکہ یہ بات مردانگی کے خلاف ہے
کہ تُو اپنے ایمان یا اعتقاد پر شرمندہ ہو۔
!اگر تُو مسیح سے محبت رکھتا ہے، تو اِس کا اعلان کر
،اور اگر دُنیا تجھے طنز کا نشانہ بنائے
تو کیا پرواہ اگر تُو مسیح کی مسکراہٹ پا لے؟

کیا ہم اُن دلیر باپوں کی اولاد ہیں
جنہوں نے ایچ بِل پر تلوار سے تلوار کا سامنا کیا اور خوف نہ کھایا؟
پھر ہم کون ہوئے ہیں کہ دنیا کی تیوریوں کے آگے جھکیں
یا اُس کی مسکراہٹوں کی تمنا کریں؟

!خُدا کرے ایسا نہ ہو
،بلکہ تُو روحانی مردانگی کی کامل قامت کو پہنچے
،اور اچھی شہرت ہو یا بُری
یسوع کے پیچھے چلنے میں شرمندہ نہ ہو۔

،اب میں اور زیادہ تفصیل میں جا سکتا ہوں
پر میں باز رہوں گا۔
تُو یہ صاف دیکھتا ہے
کہ بہت سی اخلاقی کمزوریاں ہیں
جو انسانوں کو یسوع پر ایمان لانے سے روکتی ہیں۔

چند صاف اور پُرخلوص باتیں اُن کے ساتھ جو اب تک ایمان نہ لائے۔ :

بیشک مختلف اوقات میں شبہ کرنے والوں کو ایمان کی طرف لانے کے لیے بہت سے دلائل پیش کیے گئے ہیں۔
میں تم سے فقط وہی بیان کروں گا جو اکثر میرے دل کو تقویت بخشتا رہا ہے
تاکہ، اے میرے عزیزو، اگر خُدا تمہارے دلوں کو تقویت دے
،کہ تم اخلاقی رُکاوٹ پر غالب آ سکو
تو تمہاری عقل کو کوئی رکاوٹ باقی نہ رہے۔

،اَوّل تو یہ تعلیم جو ہمیں ماننے کو دی گئی ہے، یہ ہے کہ ہم نے گناہ کیا ہے
اور سزا کے لائق ٹھہرے ہیں؛
،لیکن خُدا جو رحمت سے معمور ہے
،اُس نے ہم پر رحم فرمایا
اور اُس کا بیٹا، یعنی خُدا آپ، زمین پر آیا
،تاکہ ہمارے گناہوں کی سزا کو اپنے اوپر لے
تاکہ خُدا کی عدالت ادھوری نہ رہ جائے۔
:یعنی یسوع، خُدا کا اکلوتا بیٹا

اُس نے وہ کچھ اُٹھایا"
تاکہ ہم کو کبھی نہ اُٹھانا پڑے
"اپنے باپ کا راست قہر۔

،میں نے اس بات پر بہت غور کیا ہے
اور مجھے یہ ایسا سچ دکھائی دیتا ہے
جس کی جڑیں فقط واقعات کی دنیا میں ہی ہو سکتی ہیں۔
،کیا کوئی ایسا خدا، جو اپنے دشمنوں کے لیے
،عدالت کی خاطر، محبت سے مجبور ہو کر
خود لہو بہائے اور مرے؟
بتاؤ! کیا مشرکانہ اساطیر میں ایسی کوئی مثال ہے؟
کیا انسانی تہذیب کے عظیم ترین ذہنوں نے کبھی
ایسا بلند خیال پیش کیا ہے؟

،اُن کے دیوتا تو شہوت پرست ہیں
اور اُن کے عظیم ترین کارنامے خون سے رنگین ہوتے ہیں۔

،لیکن اگر یہ سچ نہیں
،تو سچ ہونا چاہیے
کیونکہ یہ انسانی عقل پر چھا جانے والا
سب سے عظیم تصوّر ہے۔
،وہ جو سب سے زیادہ راست اور عظیم ہے
وہ خود دُکھ اُٹھائے
،تاکہ اُس کی مخلوق نہ دُکھ اُٹھائے
اور اُس کی بادشاہی کے قوانین کی توہین نہ ہو۔

،مجھے نہیں معلوم کیسے
لیکن مجھے اس بات پر کبھی دلائل کی حاجت نہیں رہی۔
یہ ایسا الہامی امر معلوم ہوتا ہے
،جو تمام شاعری کے تخیلات سے ماورا ہے

،تمام فلسفوں سے بلند
کہ یہ ضرور حق ہونا چاہیے۔

—پھر، ایک اور امر جو اکثر میرے دل کو سنبھالتا ہے، وہ یہ ہے
،جب سے میں نے خُدا کے بیٹے پر ایمان لا کر اُس پر بھروسہ کیا
میں نے اپنے اندر ایک عجیب تبدیلی محسوس کی ہے۔
،اب میں نہایت سچائی سے کہتا ہوں
،اور چاہتا ہوں کہ میری گواہی پر ایمان لایا جائے
کیونکہ مجھے بھی وہی اعتبار حاصل ہے
جو ہر سچے شخص کو ہونا چاہیے۔

جب میں رات کے آسمان کی طرف نظر اُٹھاتا ہوں
،اور ستاروں سے بھری کائنات کو دیکھتا ہوں
تو میں یہ جانتا ہوں
،کہ جس خُدا نے یہ سب کچھ پیدا کیا
میں اُس سے محبت کرتا ہوں۔
،اگر میری کمزوریاں راہ میں حائل نہ ہوتیں
تو میں اُس کی مرضی کے خلاف ایک قدم نہ اُٹھاتا۔
میں چاہتا ہوں کہ وہی بنوں
جو خُدا مجھے بنانا چاہتا ہے۔

اور مجھے خوب یاد ہے وہ وقت جب
،میں اُس کے بارے سوچتا بھی نہ تھا
،اور اگر سوچتا بھی
تو کبھی یہ نہ کہہ سکتا تھا
،کہ "میں اُس سے میل رکھتا ہوں
،میری مرضی اُس کی مرضی میں ڈھل چکی ہے
،اور میں چاہتا ہوں کہ جو وہ چاہتا ہے
"میں وہی کروں۔"

،اب جو امر میرے اندر خدا کی محبت پیدا کرتا ہے
وہی امر میرے اندر دیانت، سچائی، مہربانی اور سخاوت کی رغبت بھی پیدا کرتا ہے۔
،اور جب میں گناہ کرتا ہوں
تو میرے دل میں ایک چبھن اُٹھتی ہے
جو کبھی نہ تھی۔
سو میں جانتا ہوں
کہ میرے اندر ایک نئی پیمائش قائم ہو گئی ہے
جو پہلے نہ تھی۔

،اور اگر کوئی امر مجھ میں محبت، صداقت، اور پاکیزگی پیدا کرے
تو وہ جھوٹ نہیں ہو سکتا۔
،اور اگر جھوٹ ہو بھی
تو کیسا عجیب جھوٹ ہے
!جو پاکیزگی پیدا کرے

،اور اے میرے بھائی
،اگر تُو بھی اسے آزمائے
تو یہی تبدیلی اپنے اندر پائے گا۔
،تجھے اپنی پرانی طبیعت سے لڑنا پڑے گا
،شرمندگی اور غم کے ساتھ

لیکن ایک نئی طبیعت بھی تجھ میں ہوگی
جس میں نئی خواہشیں اور پاکیزہ جذبات ہوں گے۔

اور میں جانتا ہوں
کہ یہ سب میرے ساتھ یوں ہی ہوا ہے
پس مجھے یقین ہے کہ یہ سب سچ ہے۔

مزید برآں، میں اُن بہت سوں کو جانتا ہوں
جو یسوع پر ایمان لائے ہیں
اور میں اعتراف کرتا ہوں کہ وہ سب کامل نہیں۔
کاش وہ خُدا کی مانند پاک، نرم دل
!اور محبت سے معمور ہوتے
لیکن اُن کی تمام خامیوں کے باوجود
اگر مجھے اختیار ہو
کہ کن لوگوں کے ساتھ زندگی گزاروں
تو میں انہی کو چنوں گا۔

اور اگر تم رات کے وقت کسی تاریک گلی سے گزر رہے ہو
اور نہ جانتے ہو کہ سامنے آنے والے کون ہیں
اور اگر کوئی تم سے کہے
کہ وہ سب مسیح پر ایمان رکھنے والے ہیں
تو کیا تمہارا دل اطمینان نہ پائے گا؟

اگرچہ کلیسیا اور دنیا دونوں میں
ایسے بدکار ریاکار موجود ہیں
جو بدبو کی مانند ہیں
لیکن دنیا میں کوئی بھی اچھی چیز ایسی نہ تھی
جس کی نقل نہ بنائی گئی ہو۔

جب لوگ کہتے ہیں
"وہ سب ریاکار ہیں"
تو میں کہتا ہوں
"تو کیا سب بادشاہی سکے بھی نقلی ہیں؟"
اگر اصلی نہ ہوں
تو نقلی کس چیز کی نقل ہوتے؟
اسی طرح، اگر خدا کے حقیقی فرزند نہ ہوتے
تو کوئی اُن کی نقل کیوں بناتا؟
کیونکہ یہ ایمان ہی ہے
جو انسانوں کو شادمان اور باوقار بناتا ہے
اور اسی لیے لوگ جھوٹا دعویٰ کرتے ہیں
کہ اُن کے پاس وہ چیز ہے
جو درحقیقت اُن کے پاس نہیں۔

پس جب میں انجیل کے اُن اثرات کو دیکھتا ہوں
—جو خُدا کے لوگوں پر ظاہر ہوتے ہیں
—تو میں صبر، مصیبت میں خوشی
—خُدا سے دعا مانگنا، اور اُن دعاؤں کا پورا ہونا
تو میں خُداوند یہوواہ کے کلام پر ایمان لاتا ہوں
اور یسوع کی انجیل کو خُدا کی طرف سے نازل شدہ مانتا ہوں۔

اور اب، اے پیارے دوست
 جو اب تک شک میں گرفتار ہے
 میرے پاس تیرے لیے کچھ باتیں ہیں
 —ہم تجھ سے اور تیرے جیسے ہر شخص سے دو باتیں مانتے ہیں
 اول یہ کہ تُو کبھی مسیح کو نہ پہچان سکے گا
 جب تک پاک رُوح تجھ پر عمل نہ کرے؛
 کیونکہ دنیا کے سارے دلائل
 انسانی دل کو قائل نہیں کر سکتے
 جب تک فضل کا رُوح اُس کی فطرت کو نہ بدلے۔

اور دوسری بات یہ کہ
 تجھے سب سے پہلے اپنے آپ پر ایمان ترک کرنا ہو گا
 تاکہ تُو مسیح پر ایمان لا سکے۔

!کتنی سادہ ہے یہ سب کچھ
 ،خُدا نے یسوع کو، اپنے پیارے بیٹے کو
 اُن کے بدلے سزا دی
 جو اُس پر ایمان رکھتے ہیں۔
 ،اور جو اُس پر ایمان لاتے ہیں
 وہ بخشے جاتے ہیں۔
 ،یہ ایمان، یہ بخشش کا شعور
 ،دل کو شکرگزاری کی طرف مائل کرتا ہے
 اور محبت کو جنم دیتا ہے۔
 ،انسان خُدا سے محبت کرنے لگتا ہے
 اُس چیز کو چنتا ہے
 ،جسے پہلے رد کیا کرتا تھا
 اور اب وہ اُن راستوں پر چلتا ہے
 جو کبھی اُس پر بوجھ معلوم ہوتے تھے۔
 —یہی ہے نجات کا سارا ماجرا
 اور یہی ہے اُس کا تجرباتی ثبوت۔

مجھے عجیب لگتا ہے
 کہ تُو پھر بھی اس سے منہ موڑ لیتا ہے۔
 اگر یہ کوئی ایسی انجیل ہوتی
 ،جو کہ توہمات سے بھری ہوتی
 ،جیسے کہ روم کے عقائد
 یا تجھ سے ایسے معجزات پر ایمان لانے کو کہا جاتا
 ،جو کہ حد درجہ عجیب و غریب ہوتے
 تو میں تیرا انکار معاف کر دیتا۔

لیکن جب تجھ سے فقط یہ کہا جاتا ہے
 ،کہ اُس مجسم خُدا پر ایمان لا
 ،جو کلوری پر لٹکا
 ،اور گناہگاروں کے لیے خون بہایا
 ،ایسا امر جو بظاہر بالکل سچا لگتا ہے
 —اور ہزاروں لاکھوں نے جسے اپنے دل و جان میں سچ پایا ہے
 ،تو اے کاش! تُو اب مزید انکار نہ کرے
 بلکہ یسوع کو قبول کر
 !!اور اُس میں نجات پا

:یہی خیالات کافی ہوں گے اس بات کے لیے کہ

III

، اگر ہم یسوع پر ایمان نہ لائیں :
تو ہمارا بے ایمانی کرنا حقیقت کو ہرگز تبدیل نہ کرے گا۔

اگر کوئی شخص کہے، "میں گناہگار نہیں ہوں"، تو وہ بدستور گناہگار ہی ٹھہرتا ہے۔ اگر وہ کہے، "میں ایمان نہیں رکھتا کہ خُدا گناہ کی سزا دے گا"، تو سزا اُسی طرح یقینی ہے۔ اگر وہ کہے، "کوئی حیات بعد از موت نہیں"، تو مستقبل اُس کے لیے ختم نہ ہوگا۔ اگر وہ شیروں کی سزا پر شک کرے، تو اُس کا شک خُدا کے غضب میں کوئی کمی نہ لائے گا۔ حقیقتیں جوں کی توں قائم ہیں۔ اے انسان! یہ ہرگز نہ سمجھ کہ جب تُو نے اپنی یاد سے کسی امر کو مٹا دیا، تو گویا تُو نے خُدا کے ارادے کو بھی مٹا دیا—نہیں! وہی بات اٹل کھڑی ہے۔

اور پھر سوچ کہ یہ حقیقتیں ہر گھڑی تیرے قریب تر ہوتی جارہی ہیں۔ ہم جلد ہی ایک نئے سال میں داخل ہوں گے۔ یہ سال کتنی تیزی سے گزر جاتے ہیں! اور انسانوں کی کثرت بھی کیسی سرعت سے فنا ہوتی ہے! وہ پچھلے سال مر گئے جب برف کے گالے اُن کی قبروں پر گرے۔ وہ اُس وقت مرے جب مٹی سے خوشنما پھول اُگے تاکہ قیامت کی یاد دلائیں۔ وہ اُس وقت گرے جب کاٹنے والے کی درانتی نے میدان کی گھاس ڈھیر کر دی۔ اور اب بھی لوگ مر رہے ہیں—تیزی سے مر رہے ہیں—جب خزاں کے زرد پتے گرتے اور اُن کی قبریں ڈھکتے جا رہے ہیں۔

ہم یہ کیوں سمجھتے ہیں کہ ہم نہ مریں گے؟ جو لوگ ابھی کچھ دن پہلے تندرست تھے، وہ اب جا چکے۔ اور ہمارے اپنے دل ایسے ہیں جیسے کفن پیچ طبلے جو قبر کی طرف مائمی نغمے بجاتے ہیں۔ اور دیکھو! حقیقتیں اب بھی وہی ہیں—گناہ کی حقیقت اور ایک بے چین ضمیر کی جہن۔ سزا کی حقیقت اور عدم مغفرت۔ ابدیت کی حقیقت اور بے امیدی۔ جہنم کی حقیقت اور راہِ فرار کا نہ ہونا۔

اے شک کرنے والو! اگر تم اپنے شک سے ان حقیقتوں کو ٹال سکتے، بلکہ نیست کر سکتے، تو شاید تمہارا کچھ عذر ہوتا—مگر وہ آ رہی ہیں، آ رہی ہیں! جیسے کوئی عظیم ریل گاڑی گرجتی ہوئی پٹری پر دوڑتی چلی آتی ہے، اور تم ہو کہ بچوں کی مانند اُس کی پٹری پر کھیلنے ہو۔ تم کہتے ہو تمہاری بازی خوشی کی بات ہے، وقت باقی ہے، بعد میں سوچیں گے۔

یا پھر تم یقین ہی نہیں کرتے کہ وہ ریل آ رہی ہے، حالانکہ وہ اپنی سُرخ آنکھوں اور آتشیں منہ کے ساتھ آتی ہے، سب کچھ روندتی، جو اُس کے راستے میں ہو۔ خُداوند کے نام پر! دوڑ، اے انسان! یہ شاید تیری آخری گھڑی ہو، جس میں تُو بیچ نکل سکتا ہے۔ یہ نہ سوچ کہ تُو اسے مؤخر کر سکتا ہے یا روک سکتا ہے۔ خُدا کا قہر تیرے اوپر گرے گا اور تجھے پارہ پارہ کر دے گا، اور کوئی نہ ہوگا جو تجھے رہائی دے۔

لیکن اب تک ایسا نہیں ہوا! اور اس دوران حکمت اختیار کر، اور نجات پانے کو بھاگ! ابدی زندگی کو تھام! یسوع پر توکل کر، اور خُدا کی لامحدود رحمت ماضی کو مٹا دے گی اور مستقبل کو محفوظ کر دے گی، اور تُو مسیح یسوع میں ہمیشہ کی نجات پائے گا۔

میں یہ باتیں شدت سے کہتا ہوں، کیونکہ میں شدت سے محسوس کرتا ہوں۔ اور میں خود سے بار بار یہ سوال کرتا ہوں—میں بعض تمہاری جانوں کے لیے کیوں فکر مند ہوں جبکہ تم خود اُن کے لیے فکر مند نہیں ہو؟ تم آتے ہو اور مجھے سنتے ہو گویا یہ کوئی نغمہ ہو۔ یہ تمہارے لیے شاید تفریح ہو، لیکن میرے لیے ہرگز نہیں۔ میں اس کا حساب دوں گا، اور اگر میں ایسی بات نہ کہوں جو تم سمجھ سکو، اور ایسی سنجیدگی سے نہ کہوں، تو میں جانتا ہوں کہ اپنے مالک کو جواب دہ ہوں۔

میں اُن لوگوں کی مانند نہیں ہونا چاہتا جو منبر پر کھڑے ہوتے ہیں مگر اُن کا دل سرد ہوتا ہے، گویا یخ بستہ برف کا تودہ مجمع میں ہو۔ ایک واعظ پڑھ لینا، بے دلی سے کچھ باتیں بیان کر دینا جو سامعین سے متعلق نہ ہوں، اور یوں پیش کرنا جیسے وہ ادرست ہوں یا نہ ہوں، کچھ فرق نہ پڑتا—اگر یہ ہماری خدمت کا طریقہ ہو، تو خُدا ہم سے سخت حساب لے گا

لیکن اے مردو، اے عورتو، میں تم سے منت کرتا ہوں، اگر تم نے اب تک مسیح پر ایمان نہ لایا، تو یاد رکھو کہ خُدا کے کلام کے مطابق وہی نجات کا واحد دروازہ ہے۔ "دوسری کوئی بنیاد نہیں رکھی جا سکتی سوائے اُس کے جو رکھی گئی، یعنی یسوع مسیح، راستباز۔" اُسے رد کرنا، اُسے نظر انداز کرنا، ہلاکت ہے۔ اُس پر توکل کرنا، اُسے قبول کرنا، نجات ہے۔ خُدا کا مُبارک رُوح تمہیں اسی شب اُسے ماننے پر مائل کرے، اور جس طرح زمین پر خوشی ہو، ویسے ہی آسمان پر بھی خوشی ہو، اور جلال خُدا کا ہو ابدالآباد تک۔ آمین۔

تفسیر از سی۔ ایچ۔ سپرجن

یوحنا 3: 21-1

ہم کو بمشکل کوئی باب ایسا ملتا ہے جس میں خوشخبری اس قدر جامع اور صاف بیان کی گئی ہو۔

1

"فریسیوں میں سے ایک شخص نیگڈیمس نام تھا جو یہودیوں کا سردار تھا۔" مسیح کا دروازہ ہر وقت کھلا ہے۔ تو دن کے وقت مسیح کے پاس آ سکتا ہے، تو رات کے وقت بھی اُس کے پاس آ سکتا ہے۔ کبھی ایسا نہیں ہوتا کہ مسیح گھر پر نہ ہو۔ جو ڈھونڈتا ہے، وہ پاتا ہے، اور جو کھٹکھٹاتا ہے، اُس کے لیے کھولا جائے گا۔ "وہی رات کو یسوع کے پاس آیا۔" شاید وہ کم ہمت تھا، یا شاید وہ محتاط تھا اور پہلے جاننا چاہتا تھا کہ یسوع کیا تعلیم دیتا ہے۔ یا ممکن ہے کہ وہ دن کو مصروف رہتا تھا، اور رات کے سوا اُس کے پاس اور کوئی وقت نہ تھا۔ رات کو آنا، نہ اُسے سے بہتر ہے۔ "وہی رات کو یسوع کے پاس آیا۔"

2

وہی رات کو یسوع کے پاس آیا اور اُس سے کہا، ربی، ہم جانتے ہیں کہ تُو خدا کی طرف سے اُستاد ہو کر آیا ہے، کیونکہ۔ "کوئی ایسا معجزہ نہیں کر سکتا جیسا تُو کرتا ہے جب تک خدا اُس کے ساتھ نہ ہو۔" معجزات مسیح کی رسالت کی تصدیق کے لیے دلیل کے طور پر قبول کیے گئے۔ اگر آج وہ ہمیں اتنے واضح ثبوت نہ لگیں، تب بھی ابتدائی زمانے میں وہ نہایت ہی عجیب اور ضروری گواہی تھے۔ شاید اب وہ اُس لیے موقوف ہو گئے ہیں کہ پہلی شہادت ادا ہو چکی ہے، اور اب وہ گواہی اپنی طاقت سے قائم ہے۔ مگر نیگڈیمس کے لیے یہ بات بالکل صاف تھی کہ مسیح بغیر خدا کے ساتھ ہونے کے یہ معجزے برگز نہ کر سکتا۔

3

یسوع نے جواب دیا، میں تجھ سے سچ سچ کہتا ہوں کہ جب تک کوئی نئے سرے سے نہ پیدا ہو، وہ خدا کی بادشاہی کو دیکھ۔ "نہیں سکتا۔" یہ اُس معجزے سے بھی بڑا نشان ہے جو میں نے باہر کی دنیا میں کیا۔ یہ روحانی معجزہ ہے، اور یہی وہ چیز ہے جسے تجھ سمیت ہر ایک کو قبول کرنا ضروری ہے۔ تُو میری بادشاہی کو سمجھ نہیں سکتا، نہ ہی اُسے دیکھ سکتا ہے، جب تک کہ تُو نئے سرے سے پیدا نہ ہو۔

4

نیگڈیمس نے اُس سے کہا، آدمی جب بوڑھا ہو جائے تو کیوں کر پیدا ہو سکتا ہے؟ کیا وہ دوبارہ اپنی ماں کے رحم میں جا کر۔ "پیدا ہو سکتا ہے؟" لوگ مسیح کے استعاروں کو حرفی معانی میں لیتے ہیں، اور یہی بہت سی گمراہیوں اور غلط تعلیمات کی بنیاد بنی ہے۔ جب وہ تمثیل سے بات کو واضح کرتا ہے، تو وہ تمثیل ہی کو پردہ بنا لیتے ہیں تاکہ معنی چھپ جائیں۔ اسی لیے تبدیلی مابیت کا عقیدہ پیدا ہوا، کہ جب ہمارے نجات دہندہ نے کہا، "یہ میرا بدن ہے"، تو لوگ نہ سمجھ سکے کہ (Transubstantiation) "اُس کا مطلب تھا: "یہ میرے بدن کی علامت ہے۔" واقعی، "حرف مارتا ہے، لیکن روح زندگی بخشی ہے۔"

5

یسوع نے جواب دیا، میں تجھ سے سچ سچ کہتا ہوں کہ جب تک کوئی پانی اور رُوح سے پیدا نہ ہو، وہ خدا کی بادشاہی میں۔ "داخل نہیں ہو سکتا۔" کوئی شخص خداوند کا شاگرد بن ہی نہیں سکتا جب تک کہ وہ رُوح کو نہ پائے، اور اگرچہ یہاں پانی سے مراد بپتسمہ ہو سکتی ہے، ہم سمجھتے ہیں کہ مراد بپتسمہ نہیں بلکہ تطہیر و پاکیزگی ہے۔ اُسے دھلنا، پاک ہونا ضروری ہے۔ یہی ہے وہ "پانی۔" اور اُس میں پاک رُوح کا سکونت پذیر ہونا لازم ہے، ورنہ نہ وہ دیکھ سکتا ہے، نہ داخل ہو سکتا ہے خدا کی بادشاہی میں۔

6

"جو جسمانی پیدا ہوا ہے وہ جسم ہے، اور جو رُوح سے پیدا ہوا ہے وہ رُوح ہے۔" آدمی کے ماں باپ کتنے ہی پاک کیوں نہ ہوں، اگر وہ صرف جسمانی طور پر پیدا ہوا ہو، تو وہ محض جسم ہے۔ تیرا باپ کوئی مقدس ہو، اور تیری ماں کوئی راستکار، مگر تُو گناہ میں پیدا ہوا، کیونکہ جو جسم سے پیدا ہوا وہ جسم ہے۔ اور جب تُو رُوح سے پیدا نہ ہو، نہ تُو روحانی باتیں سمجھ سکتا ہے، نہ دیکھ سکتا ہے، اور نہ روحانی بادشاہی میں داخل ہو سکتا ہے، کیونکہ تیرے اندر روحانی فہم کی قوت نہیں۔

جیسا کہ لکھا ہے:
جسمانی انسان خُدا کی باتوں کو قبول نہیں کرتا، کیونکہ وہ اُس کے نزدیک بیوقوفی ہیں اور وہ انہیں سمجھ نہیں سکتا، اِس لیے "کہ وہ رُوحانی طور پر پرکھی جاتی ہیں۔"
اسی لیے ضروری ہے کہ ہم نئے سرے سے پیدا ہوں، تاکہ اُس رُوح کو پائیں جس کے ذریعے ہم روحانی باتوں کو سمجھ سکیں اور اُن میں داخل ہو سکیں۔

8-7

تعجب نہ کر کہ میں نے تجھ سے کہا، تمہیں نئے سرے سے پیدا ہونا ضرور ہے۔ ہوا جدھر چاہتی ہے چلتی ہے اور تُو اُس کی آواز سنتا ہے، مگر نہیں جانتا کہ وہ کہاں سے آتی اور کہاں کو جاتی ہے؛ جو کوئی رُوح سے پیدا ہوتا ہے اُس کا حال بھی ایسا ہی ہے۔
قدرت میں راز ہیں، اور فضل میں بھی بھید ہیں۔ ہر نئی پیدائش ایک راز ہے۔ نیا پیدا ہونے والا خود کو پوری طرح بیان نہیں کر سکتا، نہ ہی اپنے آپ کو سمجھ پاتا ہے۔

10-9

نیگڈیمس نے جواب دیا، یہ باتیں کیسے ہو سکتی ہیں؟ یسوع نے اُس سے کہا، کیا تُو اسرائیل کا اُستاد ہے اور یہ باتیں نہیں جانتا؟
یہ نہایت سادہ باتیں ہیں—ایمان کی کتاب کے ابتدائی اصول، بچوں کے سبق۔

11

میں تجھ سے سچ سچ کہتا ہوں کہ ہم وہی کہتے ہیں جو جانتے ہیں، اور اُس کی گواہی دیتے ہیں جو دیکھ چکے ہیں، اور تم "ہماری گواہی کو قبول نہیں کرتے۔"
"یہ نیگڈیمس کے دل میں باقی بچی ہے ایمانی کی طرف ایک اور اشارہ ہے۔" تم ہماری گواہی قبول نہیں کرتے۔

12

"...اگر میں نے تم سے زمینی باتیں کہیں اور تم ایمان نہیں لائے۔"

12

"اور اگر تم زمینی باتوں پر ایمان نہیں لاتے تو آسمانی باتیں کہوں تو کیونکر ایمان لاؤ گے؟"
اگر میں پردہ اٹھاؤں اور تم سے بڑے بھیدوں کا ذکر کروں، اگر تم نئے جنم پر ایمان نہیں لاتے، تو پھر میری الوہیت اور آسمانی اسرار پر تمہارا حال کیا ہوگا؟

13

"اور آسمان پر کوئی نہیں چڑھا، سوائے اُس کے جو آسمان سے اُترا، یعنی ابنِ آدم جو آسمان پر ہے۔"
یہ بات نیگڈیمس کے لیے معما رہی ہوگی، مگر آنے والے دنوں میں وہ اسے سمجھ گیا۔

15-14

اور جیسے موسیٰ نے بیابان میں سانپ کو اُونچا کیا، ویسے ہی ضرور ہے کہ ابنِ آدم بھی اُونچا کیا جائے۔ تاکہ جو کوئی اُس پر ایمان لائے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے۔

—اُف! وہ مبارک "جو کوئی!" اے بنی آدم، اُس آواز کو سُنو، اور اپنے پڑوسیوں کو بھی سناؤ
"تاکہ جو کوئی اُس پر ایمان لائے، ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے۔"

18-16

کیونکہ خُدا نے دُنیا سے ایسی محبت رکھی کہ اُس نے اپنا اِکلوتا بیٹا بخش دیا تاکہ جو کوئی اُس پر ایمان لائے، ہلاک نہ ہو بلکہ۔
ہمیشہ کی زندگی پائے۔ کیونکہ خُدا نے اپنے بیٹے کو دُنیا میں اِس لیے نہیں بھیجا کہ دُنیا پر سزا کا حکم دے، بلکہ اِس لیے کہ دُنیا
"اُس کے وسیلہ سے نجات پائے۔ جو کوئی اُس پر ایمان لاتا ہے اُس پر سزا کا حکم نہیں ہوتا۔
وہ شخص چاہے گناہوں میں بوجھل ہو، اُس کا ضمیر اُسے ملامت کرتا ہو، پھر بھی وہ سزا یافتہ نہیں ہوتا۔

18

"لیکن جو ایمان نہیں لاتا، اُس پر سزا کا حکم ہو چکا!"
سُنو! "سزا کا حکم ہو چکا!" یہ حالت آزمائش نہیں۔
یہ سب سے بڑی غلطی ہے کہ لوگ کہتے ہیں انسان حالتِ آزمائش میں ہے۔ وہ آزمائش تو مدت ہوئی ختم ہو چکی۔
وہ دُنیا میں پرکھے گئے، اور اگر وہ بے ایمان نکلے، تو اُن پر سزا کا حکم پہلے ہی ہو چکا۔
"سزا کا حکم ہو چکا"

19-18

"...اس لیے کہ اُس نے خُدا کے اِکلوتے بیٹے کے نام پر ایمان نہیں لایا۔ اور سزا کا سبب یہ ہے۔"
یہ ہے وہ اصل "سزا" — اُس کا سر، اُس کی بنیاد۔

20-19

کہ نُور دُنیا میں آیا، اور آدمیوں نے نُور کی نسبت تاریکی کو زیادہ پسند کیا، کیونکہ اُن کے کام بُرے تھے۔ کیونکہ ہر وہ۔
"شخص جو بدی کرتا ہے نُور سے عداوت رکھتا ہے اور نُور کے پاس نہیں آتا تاکہ اُس کے کاموں پر ملامت نہ ہو۔
یہ بے کفر کی جڑ۔ یہی ہے مسیح سے مخالفت کا سبب۔ یہ ہے گناہ سے محبت۔
اگر تُو اس کی جڑ تک جا پہنچے، تو تجھے یہ دکھائی دے گا کہ یہ گناہ سے محبت ہے جو مسیح سے دشمنی کو جنم دیتی ہے۔
لوگ دیکھتے نہیں کیونکہ وہ دیکھنا نہیں چاہتے۔
وہ اس لیے دیکھنا نہیں چاہتے کہ کہیں وہ اپنے موجودہ گناہ آلودہ حال میں بے آرام نہ ہو جائیں۔
پس وہ مسیح سے الجھتے ہیں، اور اُس کے نور کو بجھانے کی کوشش کرتے ہیں، تاکہ وہ ملامت میں نہ آئیں۔

21

"لیکن جو سچائی پر عمل کرتا ہے وہ نُور کے پاس آتا ہے تاکہ اُس کے کام ظاہر ہوں کہ وہ خُدا میں کیے گئے ہیں۔"
خُدا ہمیں ایسا دل عطا کرے جو نور کو ڈھونڈتا ہے، اور اگر ہم اُسے ڈھونڈیں، تو ہم ضرور اُسے پائیں گے۔ اور وہ ہمیں مسیح
میں مل جائے گا۔